Regd. No. L. 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۱ر
یوم:- چہارشنبہ ۶ر ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ
جلد ۹/۴۴ | ۲۷ر وفا ۱۳۳۴ ہش * ۲۷ جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۷۸

بھارتی حکام یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام پاکستان کے حامی ہیں

لنڈن کے مشہور اخبار ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان

لنڈن ۲۶ر جولائی۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ دہلی نے لکھا ہے۔ کہ بھارتی حکومت کے اعلےٰ احکام کے نزدیک مقبوضہ کشمیر کے عوام کی بہت بڑی اکثریت پاکستان کے حق میں ہے اسی لئے بھارتی حکومت وہاں رائے شماری کرانے سے گریز کرتی ہے۔

حال ہی میں لنڈن کے مشہور آزاد خیال اخبار ٹائمز میں اس کے نامہ نگار خصوصی متعینہ دہلی کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق استفسار کرنے پر بھارت کے اعلیٰ حکام کی طرف سے غیر سرکاری طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کشمیر کے عوام کی اکثریت پاکستان کے حق میں ہے۔ اسلئے بھارت کسی صورت میں بھی وہاں رائے شماری نہیں کرائیگا۔ نامہ نگار مذکور نے لکھا ہے۔ پنڈت نہرو کی پاکستان کے وزیر اعظم سے جو خط و کتابت ہوتی رہی ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مقبوضہ کشمیر میں بعض کشمیریوں سے میری ملاقاتیں ہوئیں انہوں نے بھارت کی بجائے پاکستان سے الحاق کے حق میں ہی رائے دی ہے۔ نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ اس وقت مقبوضہ کشمیر پر فوجی اور اقتصادی دباؤ۔ ریڈیو اخبارات اور جلسوں پر پابندیوں اور مقامی فوج کے ذریعہ بزور قبضہ رکھا گیا ہے۔ یہ مقامی فوج جو وحشیانہ مظالم کرتی ہے اس کا ذکر بہت کم اخبارات میں آتا ہے۔ لیکن ان تمام پابندیوں کے باوجود وہاں کے عوام نے اپنی آزادی کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ اپنی تمام امنگوں کا سرچشمہ پاکستان ہی کو قرار دیتے ہیں۔

لنڈن میں دنیا بھر کے مبلّغین اسلام کی تاریخی کانفرنس نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نمائندگان کو اہم ہدایات چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی بحث میں حصہ لیتے رہے

یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے

کانفرنس کے اختتام پر نمائندگان نے اپنی زندگیوں کو اسلام کے لئے وقف کرنے کا از سر نو عہد کیا

ربوہ ۲۶ر جولائی مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ کی طرف سے ارسال کردہ تازہ برقیہ سے معلوم ہوا ہے کہ لنڈن میں دنیا بھر کے براعظموں کے مبلغین اسلام کی جو تاریخی کانفرنس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نگرانی میں ہو رہی تھی وہ ۲۴ر جولائی کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی کانفرنس میں یورپ امریکہ اور افریقہ میں تبلیغی مساعی کو تیز کرنے اور اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کے متعلق نہایت اہم اور دُوررس فیصلے کئے گئے اس موقعہ پر تمام نمائندگان نے حضور کی ہدایات کے ماتحت اپنی زندگیوں کو اسلام کے لئے وقف کرنے کا از سر نو عہد کیا۔ آمدہ برقیوں کا مکمل ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

لنڈن ۲۳ر جولائی (آٹھ بجکر اٹھارہ منٹ شب) "دنیا کے تمام براعظموں سے آنیوالے مبلغین اسلام کی کانفرنس کے اجلاس گذشتہ دو روز کامیابی کے ساتھ ہوتے رہے۔ (الحمد للہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دونوں روز صبح اور شام کے اجلاسوں میں شرکت فرمائی اور ضروری ہدایات سے سرفراز فرمایا —— چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے بھی یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور تعلیمی سکیموں سے متعلق بحث میں حصہ لیا —— کل کے اجلاس میں براعظم امریکہ میں تبلیغی مساعی کو وسعت دینے کے علاوہ دیگر اہم امور کے متعلق بھی غور و خوض ہوگا۔ مشتاق احمد باجوہ"

لنڈن ۲۴ر جولائی (۱۰ بجکر ۱۰ منٹ شب) "آج بعد دوپہر مبلغین اسلام کی کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی —— افریقہ اور مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کو تیز سے تیز تر کرنے کیلئے ضروری ذرائع فراہم کرنے کے متعلق آخری رپورٹ کافی بحث و تمحیص کے بعد منظور کر لی گئی —— ان تجاویز کو جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے نہایت اہم اور دُوررس فیصلے کئے گئے۔ نیز آئندہ کام کرنے کے متعلق بھی اہم تجاویز منظور کی گئیں کانفرنس کے اختتام پر کارکنوں اور نمائندگان نے از سر نو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے کا عہد کیا —— چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کانفرنس کے اختتام پر امریکہ روانہ ہو رہے ہیں (مشتاق احمد باجوہ)"

عیدالاضحی کی تقریب مسجد احمدیہ لنڈن میں

بہت بڑے اجتماع کی توقع ہے

روزنامہ جنگ کراچی۔ سول لاہور اور بعض دیگر اخبارات میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:

لنڈن ۲۲ جولائی (ڈاک سے) ۳۰ جولائی کو اسلامی ثقافتی مرکز اور ساوتھ فیلڈس کی مسجد دونوں جگہ عید الاضحےٰ کی تقریبات میں بہت سے لوگوں کی شرکت متوقع ہے۔ ساوتھ فیلڈس کی لنڈن مسجد میں احمدیہ فرقہ کے رئیس مرزا بشیر الدین محمود احمد نماز عید پڑھائیں گے (جنگ کراچی ۲۲ر جولائی)

روس اور مغربی ممالک دونوں ہی جنگ کے خلاف ہیں

ماسکو ۲۲ر جولائی روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری نے جنیوا کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کانفرنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ روس اور مغربی ممالک دونوں ہی جنگ کے مخالف ہیں کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری نے جرمنی کے مسئلہ کے متعلق کہا۔ جرمنی کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خود اسکو بھی اس سلسلہ میں گفت و شنید میں شریک کیا جائے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۵ء

"یہ پیر اور یہ پیرو" ۲

کل ہم نے روزنامہ "اعلان" لائل پور سے ایک مضمون "یہ پیر اور یہ پیرو" کے زیر عنوان نقل کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر اس کا روئے سخن عام گدی نشین پیروں کی طرف ہے تو حقیقت یہی ہے کہ بہت سے سادہ دل لوگ ان لوگوں کے ہتھکنڈوں کی وجہ سے غلط راستہ پر چل نکلے ہیں۔ لیکن ہم نے ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ اگر اس مضمون کا مطلب یہ ہے کہ معجزات کرامت تعلق باللہ۔ اور مبشرات کوئی چیز نہیں۔ اور اب اللہ تعالے سے نہ تو کوئی ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اور نہ کسی کو اللہ تعالے کی طرف سے غیب کی خبر دی جا سکتی ہے۔ تو یہ خیال سراپا غلط ہے۔ اور اس کی بنیاد مغربی نیچریت پر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یورپ میں سولہویں صدی سے لے کر انیسویں صدی تک مذہب عیسویت کے خلاف جب انقلاب آیا۔ اور فلسفہ اور سائنس نے سر نکالا۔ تو یورپ میں بہت سے دانشمندوں نے اللہ تعالے کی ہستی کے اقرار سے الگ ہو کر محض عقلیت کی بنیاد پر تمام علوم کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی۔ اور جو بات انہیں اپنی عقل نے دریافت کردہ اصول سے مختلف معلوم ہوئی اس کا انکار کر دیا۔ چنانچہ اسی بناء پر معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء کا بھی انکار کر دیا گیا۔ ان میں سے بعض مذہبی لوگوں نے بائیبل میں بیان کردہ معجزات وغیرہ کو عقل اور نیچر کے ساتھ تطبیق دینے کی کوشش کی۔ مگر یورپ قدم بہ قدم الحاد کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کا اثر انگریزوں کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں بھی اور ہندوستان کے مسلمانوں پر بھی پڑا۔ چنانچہ انیسویں صدی کے اواخر میں سر سید مرحوم اور آپ کے ساتھیوں نے قرآن کریم کی تفسیر بھی اسی اثر کے ماتحت کی اور ہر بات کو نیچر کے معلوم کردہ اصول کے ساتھ مطابقت دینے کی کوشش کی معجزات اور کرامات کی تاویلیں کیں۔ اور یہاں تک غلو کیا کہ دعا کی تاثیر سے بھی انکار کر دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں اس سے کچھ فائدہ بھی ہوا۔ جھوٹے کراماتی پیروں کی قلعی کھل گئی۔ لیکن اس کا عظیم نقصان یہ ہوا کہ اکثر نو تعلیم یافتہ معجزات وحی اور الہام فرشتوں وغیرہ کے منکر ہو گئے۔ اور انہوں نے ہر اس بات سے انکار کر دیا۔ جو ان کے معلوم کردہ عقلی اصول کے ساتھ تطبیق نہ کھاتی تھی۔

نیچریت کے سیلاب نے جس طرح یورپ کو الحاد کی طرف بہا دیا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل مادہ پرست بن چکا ہے۔ اسی طرح ڈر تھا کہ ہندوستان کے مسلمان بھی اسی رو میں بہ کر اسلام سے ہی ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔ یہ اثر مسلمانوں پر ہی نہیں۔ بلکہ تمام مذاہب پر پڑا ہے۔ ہندو، جینی، بودھ عیسائی سب اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

نیچری تحریک کی کامیابی کی وجہ ظاہر ہے۔ یہ زمانہ ایسا تھا۔ کہ تمام لوگ دین کے صرف ظاہر کے پرستار ہو گئے تھے مذہب کی روح ختم ہو چکی تھی۔ دوسرے مذاہب کو تو جانے دیجئے۔ ان میں تو بت پرستی اور ظاہر پرستی مدت سے داخل ہوتی چلی آئی تھی۔ خود اسلام کے پیروؤں میں بھی دین کی صرف نمائش رہ گئی تھی۔ اور ان میں بھی کوئی ایسا فرد نہ رہا تھا۔ جو حقیقت میں اللہ تعالے کا جلوہ دکھاتا۔ ظاہر شریعت سے چمٹے ہوئے تو بڑے بڑے اہل علم موجود تھے۔ مگر اسلام کی روح سے مبرا تھے۔ اسی طرح صوفی اور پیر بھی بہت تھے۔ مگر ان کے پاس بھی صرف کھوٹے سکے باقی رہ گئے تھے۔ چنانچہ شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف "صراط مستقیم" میں جو انہوں نے حضرت سید احمد بریلوی کے اجمالی ارشادات کے مطابق تحریر فرمائی ہے آخر میں افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحب کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں۔ بڑے بڑے فائدے ہیں اور بڑی منفعتیں ہیں۔ ... منجملہ ان کے زمانہ کے جاہلوں کی تنبیہ کرنا ہے۔ کہ انہوں نے ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں"۔

(ترجمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۷۸-۱۷۹ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۱۳۲۴ھ)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اہل اسلام میں مدت سے ایسے لوگ پیدا ہو چکے تھے۔ جو انقطاع نبوت کی طرح ولایت ربانی کے انقطاع کے بھی قائل تھے۔ اور اس کو اوائل امت پر منحصر سمجھنے لگے تھے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ علماء صوفیا وغیرہم کے دلوں میں اسلام کی حقیقی روشنی نہیں رہی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب یورپ کی نیچریت یہاں لائی گئی۔ تو بہت سے اہل علم اصحاب بھی اسکے شکار ہو گئے۔ اور انہوں نے وسیع پیمانہ پر نیچری لٹریچر ملک میں پھیلانا شروع کر دیا۔ جس کا راستہ یقیناً الحاد کی طرف جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تحریک سے خوابیدہ قوم بیدار ہو گئی۔ اور مسلمان مٹنے سے بچ گئے۔ مگر یہ تریاق نہیں تھا۔ بلکہ زہر ہی تھا۔ جو قوم کو کھلایا جا رہا تھا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج بھی کئی مصلح کہلانے والے لوگ اس نیچری تحریک سے متاثر ہو کر نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ خود اسلام کی بھی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ کمیونسٹ خیال کے لوگوں اور نو تعلیم یافتہ الحادی نظریات رکھنے والوں کو تو جانے دیجئے وہ لوگ بھی جو "اسلام اسلام" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور پاکستان میں بزعم خود اسلامی قانون رائج کرنا چاہتے ہیں اسلامی قانون نہیں۔ بلکہ وہ خود ساختہ قانون رائج کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں اپنے ذاتی خیالات بھر کر بنایا ہے۔ چنانچہ منکرین حدیث۔ اور اسلامی جماعت کے داعی اسی اسلام کو رائج کرنا چاہتے ہیں۔ جو ان کا اپنا تراشیدہ ہے۔ اور روحانیت سے بالکل مبرا ہے۔

ہمارا اثر یہی ہے کہ جو مضمون ہم نے کل الفضل میں روزنامہ "اعلان" سے نقل کیا ہے۔ وہ اسی نقطہ نظر سے لکھا گیا ہے۔ مودودی صاحب جن کا روزنامہ اعلان ترجمان ہے۔ ایسی باتوں میں نیچری تحریک سے متاثر ہیں۔ اور معجزات۔ کرامات اور تعلق باللہ کے بالکل منکر ہیں۔

ذیل میں ہم "نوائے پاکستان" سے اسکے ثبوت میں ایک اقتباس درج کرتے ہیں:-

"جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب نے اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" کے صفحہ ۱۲۱ میں صاف لکھا ہے کہ

"دوسری طرف بغیر کسی علمی ثبوت کے ان بزرگوں کی ولادت وفات و ظہور غیاب و کرامات و خوارق و اختیارات و تصرفات اور اللہ تعالے کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک متھالوجی تیار ہو گئی ہے جو بت پرست مشرکین کی متھالوجی سے لگا کھا سکتی ہے۔"

دیکھا آپ نے کیسے صاف لفظوں میں اولیاء کرام کے تصرفات و اختیارات و خوارق و کرامات کا انکار کیا ہے۔ اور پھر جو ان چیزوں کا اقرار کرتا ہے ان کو مشرک کہا ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک تو اولیائے کرام نے تو کوئی کام ہی نہیں کیا۔ بلکہ الٹا مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ (نعوذ باللہ) اس کی اسی تجدید و احیائے دین صفحہ ۱۲۲ کی عبارت ملاحظہ ہو لکھتا ہے۔

"اس طرح یہ قالب بھی مباح ہونے کے باوجود اس بناء پر قطعی چھوڑ دینے کے قابل ہے کہ اسی (تصوف) کے لباس میں مسلمانوں کو افیون کا چسکا لگایا گیا ہے۔"

اور صفحہ ۱۲۶ میں لکھا ہے کہ

"دوسری چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے لے کر شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خلفاء کے تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا۔ اور ان کو پھر وہی غذا دی۔ جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی"

ناظرین معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ زندگی کا مقصد ہی یہی لے کر اٹھے ہیں کہ دنیا سے تصوف اور ان صوفیائے کرام کا نام ہی مٹا دیا جائے۔ جنہوں نے ہمارے آباؤ اجداد کو ایمان کا خزانہ بخشا۔ اور جن کے قدموں سے اب بھی دنیا والوں کو راہ نجات وسعادت مل رہی ہے۔"

(نوائے پاکستان لاہور ۲۴ جولائی)

قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء

کے متعلق ایک ضروری اعلان

از محترم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے

جو دوست آئندہ قافلہ میں قادیان جانا چاہیں۔ اور ان کے پاسپورٹ پہلے بنے ہوئے نہ ہوں۔ وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع سے پاسپورٹ کی درخواست دے کر پاسپورٹ حاصل کر لیں۔ کیونکہ اس میں کافی وقت لگتا ہے۔ نئے قواعد کے ماتحت اپنے اضلاع سے پاسپورٹ لینا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جب پاسپورٹ مل جائے۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یہ خیال رہے کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ اور خاص تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔

مرزا عزیز احمد ایم۔ اے

انچارج حفاظت مرکز ربوہ

دنیا میں حقیقی امن صرف اخلاقی اقدار کو اپنا لینے سے حاصل ہو سکتا ہے

جنیوا کی چار بڑوں کی کانفرنس میں اسلام کا پیغام

جنیوا میں دنیا کی چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس کے موقعہ پر سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے نے اسلام کا پیغام نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا تھا۔ اور کانفرنس کے موقعہ پر جنیوا آنے والے دنیا کے ممتاز لیڈروں میں تقسیم کیا۔ اس پیغام کا ترجمہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سوئٹزرلینڈ میں مسلم مشن کے قیام کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ دنیا کی اہم اور عظیم طاقتوں کے سربراہ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم اس کانفرنس میں شریک ہونے والے نمائندگان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اس کانفرنس کو نتائج کے اعتبار سے کامیاب کرے۔ ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس نوعیت کی نہایت اہم کانفرنس کے متعلق مختصر طور پر اسلامی نقطۂ نظر کو پیش کریں۔

اس امر میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت ہم ایک نہایت نازک مرحلہ میں سے گذر رہے ہیں۔ اور اقوام عالم کا مستقبل انتہائی خطرے میں ہے۔ رہنماؤں کا غور و فکر نئی تعمیر ہونے والی دنیا کو بچا بھی سکتا ہے۔ اور ان کی ذرا سی لغزش اس کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل بھی سکتی ہے۔

آج ایک نئی دنیا تعمیر کی جا رہی ہے۔ جس میں ہر چیز بالکل مختلف اور نیا رخ اختیار کرے گی۔ پرانی قدریں بدلیں گی۔ اور نئے اعزاز ان کی جگہ لیں گے۔ بڑائی اور عظمت کو نئے معنے دیئے جائیں گے۔ اور یہ انقلاب نہایت اہم اور ناگزیر ہوگا۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ دنیا میں خواہ کتنے تغیرات رونما ہوں۔ خدا تعالےٰ بہرحال ایک قادر مطلق ہستی ہے۔ اور وہ رب بڑوں سے بڑا ہے۔ اور یہی ایک مسلمان کے نعرۂ اللہ اکبر کی صحیح روح ہے۔ اس لئے جس نظام کے اصول اور قوانین اس قادر مطلق ہستی کے ماتحت ہوں گے وہی باقی رہے گا۔ اور باقی تمام نظام لازماً مفقود ہو جائیں گے۔ اگر آج دنیا صرف اخلاقی اصول کی طرف رجوع کرے۔ تو وہ اپنی منزل مقصود یعنے حقیقی خوشی اور اطمینان حاصل کر لے گی۔ انسان اخلاقی اصولوں کو اپنانے سے ہی خدا تعالےٰ کی حفاظت کے نیچے آ جاتا ہے۔ اور وہ امن کے راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے اور اس میں نیک و بد میں امتیاز کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ صحیح راستہ کی طرف ایک قدم دوسری نیکیوں کے لئے راستہ کھول دیتا ہے۔ اور بالآخر انسان کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

دنیا ہمیشہ سے انہی اخلاقی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں جبکہ تمام قومیں ایک دوسرے سے وسیع پیمانہ پر تعلقات کو بڑھا رہی ہیں۔ اس کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ اور اگر موجودہ زمانہ کے سیاسی لیڈر اخلاقی قوانین پر عمل کرنے میں ناکام ہوں گے۔ تو پھر نہ صرف وہ خود اور ان کے پیچھے چلنے والی قومیں ہی تباہ ہوں گی بلکہ اس کے نتائج تمام دنیا پر اثر انداز ہوں گے

آج اگر سیاسی غلطیاں سرزد ہوں گی۔ تو ان کے نتائج پوری انسانیت کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔ اور اگر صحیح اقدامات کئے گئے تو وہ بھی پوری دنیا کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ بین الاقوامی تعلقات اس وقت تک کسی مضبوط بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتے جب تک کم از کم سیاسی راہنما انفرادی طور پر اس اصل پر کاربند نہ ہو جائیں۔ اور اپنے لئے اس کو اپنا نصب العین قرار نہ دے لیں۔ ہر ایک کے لئے اس اصل کی پابندی انصاف برائے انصاف اور ہر معاملہ میں صداقت پسندی کو اپنا شعار بنانا ضروری ہے۔ اسی طرح پرانے قومی نظریہ کو ترک کر کے وسیع بین الاقوامی نقطۂ نظر کو اپنانا ضروری ہے:

غرض اگر دنیا ایسے بڑے پیمانے کی کانفرنسوں سے کسی فائدہ کی امید رکھنا چاہتی ہے۔ تو پھر اسے اپنی سیاسیات کو اخلاقی ضابطوں کے تابع کرنا ہوگا۔ اسلام کی صرف یہ تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ بانی اسلام نے اس کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا ہے۔ آپ نے تمام سیاسی فرائض ہمیشہ اخلاقی اصول کو برقرار رکھتے ہوئے سرانجام دیئے۔ اور اس طرح دنیا کے سیاستدانوں کو صحیح امن کا راستہ دکھایا۔ آپ نے عملی طور پر معاہدات کی پابندی کر کے دکھائی۔ اور موجودہ دنیا صرف اس پہلو سے ہی آپ کی تقلید کر کے بہت کچھ سیکھ سکتی ہے۔ معاہدات کے پیچھے اگر دیانت اور بے غرضی کی صحیح روح کارفرما ہو۔ تو پھر ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور وہ کامل اتحاد پیدا کرنے میں ناکام رہتے ہیں:

اقوام عالم کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کو نقصان پہنچائے بغیر غیر جانبدارانہ طرز عمل اختیار کریں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ اس طریق کار سے وہ بین الاقوامی ذہن نشوونما پائے گا۔ جس کے بغیر عالمی امن کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

اگر کوئی حکومت اپنے منصوبوں میں ان خصوصیات کو اپنائے جن کا ذکر قرآن مجید کی ابتدائی آیات (یعنے سورۂ فاتحہ) میں کیا گیا ہے۔ تو ہر قسم کی مناقشت بے اعتمادی نفرت۔ اور اختلاف ختم ہو جائیں گی۔ تب سیاستدان صرف اپنے منہ سے ہی امن کی باتیں نہ کریں گے۔ بلکہ ان کی روحیں اس نیک کام کو سرانجام دیتے ہوئے سرور محسوس کریں گی۔

دراصل باہمی اعتماد کے پیدا ہونے کے بعد ہی حقیقی اطمینان پیدا ہوگا۔ ایسا اطمینان جس سے سیاست کے متلاطم سمندر میں کامل سکون ہو جائے گا۔ اور مضطرب دنیا کے لئے ایک پُرامن دور شروع ہو جائیگا۔ اور تبھی انسان دوسرے جانداروں سے ممتاز ہو سکے گا۔

اس بارہ میں قرآن کریم کی ہدایات مختصراً یہ ہیں۔

جو ریاست الٰہی حکومت کا نمونہ بننا چاہتی ہو۔ اس کو چاہیئے کہ وہ بلا امتیاز تمام بنی نوع انسان کے مفاد کی نگرانی کرے نیز اس کو ہر شہری کے لئے بلا تفریق ضروریات زندگی مہیا کرنی چاہئیں۔ ایسی حکومت کو تمام ضروریات پوری طرح ویسی کے لئے مہیا کرنی چاہئیں۔ اور بغیر کسی تفریق و تخریص کے تمام بنی نوع انسان کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اگر دنیا کی اہم اقوام کے لیڈر جو چار دانگ عالم سے جنیوا کی کانفرنس میں شامل ہوئے ہیں۔ ان سیدھے سادے اصولوں کو اختیار کر لیں۔ تو ان کے راستہ میں کوئی مشکل حائل نہ ہوگی۔

اگر خدا تعالےٰ کی ہستی کو قادر مطلق تسلیم کر لیا جائے۔ جو اس دنیا کے کارخانہ کو چلا رہی ہے۔ اور ہم اپنے آپ کو اس کائنات کے معمولی کل پرزے تصور کریں اور اگر اخلاقی اقدار کو از سر نو زندہ اور قائم کیا جائے۔ اور ہم اس سادہ حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ ایک نیا نظام قائم ہو کر رہے گا۔ تو تمام لوگ جو اس کرۂ ارض میں بستے ہیں۔ وہ انتقام سے بچ سکتے ہیں۔ جو ایک انسان دوسرے انسان پر محض خدا تعالےٰ کی ہستی سے بے خبر ہونے کی وجہ سے عرصہ دراز سے کر رہا ہے اور اس طرح وہ امن و چین کا سانس لے سکتے ہیں۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

ہمیں خود اپنے نفس قوم۔ نسل۔ انسانیت اور خدا تعالےٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی دیانتداری سے جائزہ لینا چاہیئے۔ صرف وہی لوگ بڑائی کے مستحق ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کو فی الحقیقت سب سے بڑا جانتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے سامنے عاجزی اختیار کریں۔ اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں:

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کا حقیقی خیر خواہ

شیخ ناصر احمد انچارج مسلم مشن سوئٹزرلینڈ

درخواست دعا

رائے محمد خان بھٹی سکنہ گھوڑیوالہ ضلع جھنگ اپنے بیٹے رحمت اللہ اور چار دیگر قریبی رشتہ داران کے قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اور سشن جج کی عدالت سے ان کو موت کی سزا ہوئی ہے احباب ان کی بریت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ درویشان قادیان بھی دعا سے امداد فرمائیں۔

احمد خان نسیم مبلغ سلسلہ احمدیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کو فرض سمجھ کر اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

کچھ اپنے نوجوان احمدی طلباء سے

کردار کی بلندی اور اخلاق کی مضبوطی پیدا کرنیکی ضرورت

از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

چند روز ہوئے میں نے ایک مقالہ لکھکر احمدی طالب علموں کو محنت اور فرض شناسی سے کام کرنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چونکہ مثالی احمدی طالب علم کے لئے فرض شناسی اور عرقریزی کی صفات سے متصف ہونے کے علاوہ کردار کی بلندی اور کیریکٹر کی مضبوطی حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اسلئے میں آج اپنے مضمون کے اس حصہ کی تکمیل کرنا چاہتا ہوں۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

عزیزان! انگریزی زبان میں ایک مقولہ ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ اگر آپ کی صحت خراب ہو جائے یا دولت برباد ہو جائے۔ تو سمجھئے آپ کا کچھ نہیں گیا۔ لیکن اگر آپ کے اخلاق اور کیریکٹر بگڑ جائے تو آپ کا سب کچھ جاتا رہا۔ یہی اخلاق فاضلہ اور دیانتداری ہی کے اصول تھے۔ اور ہیں جن کو اپنانے سے آپ کے احمدی بزرگ دنیا میں نیک نام ہیں۔ اور اسلام اور احمدیت کا نام بلند کرنے کا موجب بنے ہوئے ہیں کیریکٹر کی اسی مضبوطی کی وجہ سے افسروں کو ان پر اعتبار تھا۔ اور ملازمتوں میں ان کو ترجیح دی جاتی تھی۔ احمدی اپنا کام محنت اور دیانتداری سے سرانجام دیتے تھے۔ اور سلسلہ کی نیک نامی کا باعث بننے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ اپنے بزرگوں کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ اسکی تقلید کرنا اور قومی ترقی میں ممد ہونا بلکہ اسکو مضبوط تر بنانا اب آپ کا کام ہے۔ اسی ضرورت کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

اب میں ان موٹی موٹی باتوں کو لیتا ہوں۔ جن سے عام طور پر ایک طالب علم کو واسطہ پڑتا ہے۔ لیکن اگر وہ ان کو اہم نہ سمجھیں تو اس سے قومی کردار اور اسکی شہرت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ان میں سے بعض بظاہر نہایت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن انسان کے تمام چھوٹے بڑے افعال کردار مل کر ہی اسکے کردار کو بناتے یا بگاڑتے ہیں۔ اسلئے کسی چیز کو ہم محض اس وجہ سے نظرانداز نہیں کر سکتے۔ کہ اس پر عمل کرنے یا نہ کرنے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ جیساکہ مثل مشہور ہے۔ ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ بوند بوند سے ہی تالاب بنتا ہے اور کہ آپ اپنے دھیلے پیسے کا فکر یں۔ روپے اپنی حفاظت خود کر لیں گے۔

عام طور پر ننگے سر رہنا آجکل فیشن میں داخل ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان طالب علم کے لئے جیسے پانچ وقت نماز پڑھنا ہر اور اپنے بزرگوں سے احترام کے ساتھ ملنا ہو ہماری اپنی تہذیب کے مطابق سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنا ضروری ہے اپنی تہذیب اور تمدن کو چھوڑ کر مغرب کی اندھا دھند پیروی کرنا کم ہمتی اور شکست خوردہ ذہنیت کی علامت ہے۔ اسی طرح داد دینے کے لئے تالیاں بجانا عورتوں کا کام ہے۔ حدیث کے مطابق مردوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ زمانہ کی رو کے ساتھ بہہ جانا ہمارے نوجوانوں کو زیب نہیں دیتا۔ یہ سب مغرب کا ورثہ ہے۔ مغربیت کی اس روح کو کچلنا احمدی نوجوانوں کے ذمہ ہے۔ انہیں نہایت استقلال۔ ہمت اور پورے عزم کے ساتھ اس معاملہ میں جرأت مندانہ اقدام کرنا چاہیئے تمام مسلمان بھی مغربیت کے زہر سے جو آہستہ آہستہ ہمارے اندر سرایت کر گیا ہے۔ اور جس سے ہم اپنی انفرادیت کو کھو بیٹھے ہیں۔ بیزار ہو رہے ہیں۔ اور وہ ہر اس اقدام کا جو اسکے استیصال کے لئے کیا جائے خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن خود رہنمائی کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ تعلیم کے افسران ہماری کوششوں کو سراہتے ہیں۔ چنانچہ ایک افسر نے ہماری ایک مجلس کی کارروائی دیکھکر جس میں کوئی تالی نہ بجائی گئی۔ بلکہ اس کی بجائے حبذا اور بارک اللہ کا ورد ہوتا رہا؛ لاگ بک میں لکھا کہ "مجھے یہ دیکھکر مسرت ہوتی ہے کہ یہاں طلباء کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کی جاتی ہے"۔

اسی طرح سگریٹ نوشی کرنا اور کھیل تماشہ۔ سینما تھیٹر سے شغف رکھنا عام طالب علموں میں عام مرض ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ایسا خلیفہ دیا ہے جو ہماری تربیت صحیح اسلامی نقوش پر کرنے میں ممتاز ہیں۔ جنہیں ہمارے مستقبل کا فکر ہے۔ اور جنہیں خدا تعالیٰ نے ایسی دوربین نگاہ دی ہے۔ جو خدا کے نور سے دیکھتی ہے۔ حضور نے ایسے وقت میں ہمارے لئے سینما کی ممانعت کی۔ جب دنیا کو اسکی لو لگی ہوئی تھی اور دنیا والوں کو اسکی خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی تھیں۔ حضور نے اس کے مخرب الاخلاق پہلوؤں کو اجاگر فرما کر ہمیں اس سے باز رہنے کی تلقین کی۔ بلکہ بعض کالی بھیڑوں کو اخراج از جماعت تک کی بھی سزا دی تاکہ نوجوان اس کے مضر اثرات سے محفوظ رہیں اور فضول خرچی سے بچیں۔ جماعت نے مجموعی طور پر حضور کے ارشاد کی تعمیل کی۔ اور آج سینما کے رسیا بھی اس کے بداثرات سے محفوظ رہنے کی فکر میں ہیں۔ بلکہ حکومتیں بعض فلموں پر جن سے بداخلاقی اور بیحیائی پھیلتی ہے پابندیاں لگا رہی ہیں۔ ماسوا ان ادبی اور علمی فلموں کے جن سے استفادہ کرنے کی ہمیں اجازت ہے۔ احمدی طالبعلموں کا فرض ہے کہ وہ پورے طور پر سینما کی لعنت سے بچے رہیں۔ پھر سیگرٹ نوشی کا شوق ہے جو ہماری نام نہاد تہذیب میں داخل ہو چکا ہے۔ شوقیہ یا تفریحاً سگریٹ پینا ایک عام بات ہے۔ لیکن ہمیں اس سے پرہیز لازم ہے۔ مومن کوئی لغو کام نہیں کرتا۔ وھم عن اللغو معرضون چنانچہ ایک وقت تھا کہ احمدی حقہ نہ پینے کی وجہ سے غیروں میں ممتاز تھے۔ یہاں تک کہ اگرچہ مثال تو اچھی نہیں۔ لیکن احمدیوں کے متعلق مذاقاً کہا جاتا تھا کہ یہ مسلمان سکھ ہیں۔ "سکھ" کے لفظ سے مجھے ایک اور بات یاد آگئی۔ داڑھی رکھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] میں داخل ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم اور نمونہ پر چلتے ہیں۔ اسلئے تمام نوجوانوں کو التزام اور اہتمام کے ساتھ داڑھی بھی رکھنا چاہیئے شاید ہماری ایسی ہی باتوں سے متاثر ہو کر

میرے ایک معزز غیر مبائع دوست نے کہا تھا کہ میں اپنے بچے کو آپ کے ہاں داخل کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ دنیا کے ساتھ دین بھی سیکھ سکے۔ طالب علموں کے ذکر میں ضمناً احمدی طالبات سے بھی یہ عرض کرنا ہے کہ دیگر امور کی پابندی کرنے کے علاوہ انہیں ہر وقت اس دعوے کو بھی مد نظر رکھنا تھا جو پردہ کے متعلق جماعت کیا کرتی ہے جس سے متاثر ہو کر ایک مرتبہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ ربوہ والیوں نے پردہ کے معاملہ میں اسلام کی لاج رکھ لی ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ پردہ اعلےٰ تعلیم کے راستہ میں روک نہیں ہوتا

علاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنائے گا۔ اور یہ کام نوجوانوں کے ذریعہ سے ہی ہوگا۔ اگر ہم سستی کریں اور خدا تعالےٰ کی اس [illegible] کی قدر نہ کریں۔ تو یہ ہماری بد قسمتی ہوگی۔ اسلامی ماحول بن کر رہے گا۔ مبارک ہیں وہ جو اس کا وسیلہ بننے کی کوشش کریں۔ پھر ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر چیز خدا تعالےٰ کے فضل سے اور دعا کے نتیجہ میں ہی مل سکتی ہے۔ اسلئے نوجوانوں کو عام طور پر دعا کی عادت بھی ڈالنی چاہیئے۔ دوسرے مسلمان طالب علم اس میدان کے مرد نہیں وہ اس لذت سے آشنا نہیں۔ جو دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ دعا کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے طلباء کرہ امتحان میں جانے سے پہلے حسب معمول اجتماعی طور پر دعا کر رہے تھے۔ خشوع خضوع کا عالم تھا۔ حتیٰ کہ بعض لڑکوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ لیکن پاس کھڑے بعض نیچلے نوجوان جو اس کیفیت کی لذت سے ناواقف تھے۔ انہیں دیکھکر آوازے کس رہے تھے۔ اور ان کی نقلیں اتار رہے تھے بلکہ یہ کہہ رہے تھے کہ آج ان مرزائیوں کا کوئی بڑا فوت ہو گیا ہے اسلئے رو رہے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ یہ سب الحاد اور بے دینی کی علامات ہیں۔ لیکن سمجھدار طبقہ ہمارے اخلاق اور کردار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جماعت اسلامی کے ایک ہیڈ ماسٹر جو ایک سال ہمارے ہاں امتحان دلوانے کی دیکھنے اور کمرہ امتحان میں وقار اور سنجیدگی سے بغیر ادھر ادھر جھانکنے کے اپنے اپنے سر و کار رکھنے کے اصول سے متاثر ہوگئے سال کسی اور جگہ بطور سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر گئے۔ تو وہاں ہمارے بچوں اور وہاں کے طلباء میں نمایاں فرق دیکھا۔ تو انہیں وقار اور قانون کے اندر رہنے کی تلقین کرتے ہوئے ہمارے

بقیہ صفحہ

کون سچا ہے؟

مودودی صاحب اور محمد علی صاحب جالندھری کے متقابل حلفیہ بیانات

(۲)

محمد علی جالندھری کا بیان

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنے کارندوں کو اشاعت کے لئے ایک بیان دیا ہے۔ جسے روزنامہ "تسنیم" کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر ملک میں عام طور پر تقسیم کیا گیا۔ اس بیان میں مولانا موصوف نے مجھ پر سنگین الزام لگایا ہے۔ اور میری گفتگو کو اپنی منشاء کے سانچے میں ڈھال کر عوام کی گمراہی کے لئے پیش کیا ہے۔ میرا فرض ہے۔ کہ میں اس بیان کی اصل حقیقت واضح کر دوں۔ مودودی صاحب کا یہ بیان قطعاً غلط اور واقعہ کے صریحاً خلاف ہے۔

مولانا موصوف نے اپنا بیان حلف شفاعت سے شروع کیا ہے۔ اور جواب دینے والوں کو بھی تاکید فرمائی ہے۔ کہ وہ بھی اپنا جواب شفاعت کی محرومی کی بد دعا کے بعد ہی رقم فرمائیں۔ مولانا مودودی صاحب نے حلفِ شفاعت کو یا تو سمجھا نہیں۔ یا وہ اس مقدس اعلان سے صرف رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن حلف کا یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔ مگر میں اس بحث میں الجھنا نہیں چاہتا۔ اس لئے مولانا کے غلط الزامات کا جواب دینے سے قبل ان ہی کے طریقہ پر حلف لیتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر میں دروغ گوئی سے کام لوں۔ تو اللہ تعالےٰ مجھے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم کرے۔

مولانا مودودی صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا ہے:-

عــا۔ ایک سب جیکٹس کمیٹی بنائی گئی۔ جو گیارہ آدمیوں پر مشتمل تھی۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ سب جیکٹس کمیٹی بنائی گئی۔ جو گیارہ آدمیوں پر مشتمل نہ تھی۔ بلکہ سب جیکٹس کمیٹی وغیرہ آدمیوں پر مشتمل تھی۔

مولانا موصوف نے اپنے بیان میں بتایا۔ کہ "میں نے وہاں یہ خیال پیش کیا۔ کہ اس وقت تمام پاکستان کے سربرآوردہ علماء کراچی میں جمع ہو کر خواجہ ناظم الدین کی دستوری رپورٹ پر ترمیمات تجویز کر رہے ہیں۔ اور یہ طے کیا گیا ہے۔ کہ ان ترمیمات کو تسلیم کرانے کے لئے پاکستان گیر جدوجہد کی جائے۔

مولانا مودودی صاحب کا یہ ارشاد بالکل غلط ہے۔ اور اصولاً بھی ایسا ہونا ناممکن تھا۔ کیونکہ ابھی ترمیمات کا کام تو ختم بھی نہیں ہُوا تھا۔ یہ ترمیمات کا مرحلہ طے ہونے سے قبل کس طرح طے ہو سکتا تھا۔ کہ ان ترمیمات کو تسلیم کرانے کے طریقہ کا فیصلہ پہلے ہی کر لیا جاتا۔ دراصل مولانا ذہنی طور پر ڈکٹیٹرانہ خیالات میں ہی رہے۔ اس لئے انہیں علماء کے فیصلہ سے قبل ہی ایسی بے بنیاد بات کہہ دینے میں قطعی عار محسوس نہ ہوئی۔

مولانا موصوف اپنے بیان میں یہ تو ذکر کرتے ہیں۔ کہ محمد علی جالندھری اور ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری نے اختلاف کیا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولانا موصوف میرا اور انصاری صاحب کا ذکر فرماتے ہیں۔ مگر سب کمیٹی کے دیگر ارکان خصوصاً مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی اور مولانا احتشام الحق صاحب کے ذکر سے اس قدر خائف ہیں۔ کہ ان کا نام تک نہیں لیتے۔ اور اس بارہ میں بالکل گول ہو گئے ہیں۔ شاید اس لئے کہ ان کے دلائل سے مولانا مودودی کی پوزیشن بالکل بے نقاب ہو گئی تھی۔

مولانا موصوف نے فرمایا۔ کہ محمد علی نے یہ بات کہی ہے کہ:-

"اب ہم صاف صاف بات کرتے ہیں۔ ..... اگر یہ تحریک اسلامی دستور کے نام سے چلائی جائے ..... نام بہرحال اسلامی جماعت کا ہو گا۔ احرار تو پھر کہیں کے نہ رہے۔"

اس کے سوا میں کیا کہوں۔ کہ مولانا مودودی ایسے ذمہ دار انسان اور جماعت اسلامی کے امیر کبیر نے مجھ پر ایسا صریح جھوٹا الزام لگایا ہے۔ کہ جس کی ایک ادنیٰ مسلمان سے بھی توقع نہیں ہو سکتی۔ ایسی کذب بیانی سے وہی شخص کام لے سکتا ہے۔ جس کے دل سے خدا کا خوف اٹھ جائے۔ اور جو شفاعت رسول کا قائل نہ ہو۔

(الف) میں مولانا مودودی کو صرف اس بات پر کہ میں نے مجلس عمل کے مطالبات کو دستور میں شامل کرنے سے اس لئے انکار کیا۔ کہ اس سے جماعت اسلامی کی شہرت ہوتی تھی۔ اور مجلس احرار کے لئے کوئی جگہ شہرت یا ناموری کی نہ رہتی تھی۔ مباہلہ کا چیلنج کرتا ہوں۔

(ب) اگر مولانا موصوف دعوتِ مباہلہ قبول نہیں کرتے۔ تو میں انہیں اختیار دیتا ہوں۔ کہ وہ ثالثی فیصلہ قبول فرمانے کے لئے رضامندی کا اظہار فرمائیں۔

مولانا صاحب! آپ نے مجھ پر جو الزام لگایا ہے۔ کیا اسے عقل کے ترازو پر تولا بھی جا سکتا ہے؟ کیا سمجھدار لوگ یہ سیدھی سی عام فہم بات نہیں سمجھ سکتے۔ کہ کوئی شخص جو معاذ اللہ مسئلہ ختم نبوت کی آڑ میں اقتدار اور شہرت کا خواہاں ہو۔ آپ جیسے مخالف شخص کے سامنے غیر جانبدار علماء کرام اور معزز نمائندگان کی موجودگی میں یہ کہے کہ میں تو اسلام کے اس بنیادی مسئلہ کی آڑ میں اپنی شہرت اور نام کا بھوکا ہوں۔ میری یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ تو میں کہاں جاؤں گا۔

مولانا لال حسین صاحب اختر نے فورٹ عباس کے ایک جلسۂ عام میں جوابی تقریر کرتے ہوئے جماعت اسلامی کی کذب بیانیوں کا تار و پود بکھیر دیا۔ جماعت اسلامی کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ مولانا نصر اللہ خاں صاحب عزیز مدیر "تسنیم" مولانا لال حسین اختر کی تقریر کے اقتباسات لے کر ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ ہماری آپس کی تو تو میں میں اسلام کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو گی۔ اسے کسی طرح رکوائیے۔ ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے صالحین کی نیش زنی سے تنگ آ کر مجلس تحفظ ختم نبوت نے آپ کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔ میں نے تو اس سے بہت پہلے آپ سے عرض کیا تھا۔ کہ آپ اپنے آدمیوں کو سمجھائیے۔ وہ بلاوجہ احرار سے نہ الجھیں۔ اب آپ حضرت شاہ صاحب سے جا کر ملتان ملیں۔ اور ان سے بات کریں۔ ماسٹر صاحب نے اس بارہ میں حضرت شاہ صاحب کو ایک خط بھی لکھ کر بھیجا۔

مولانا نصر اللہ خاں صاحب عزیز حضرت امیر شریعت مدظلہ سے ملنے کے لئے ملتان تشریف لائے۔ اس ملاقات کے موقع پر میں بھی موجود تھا۔ میں نے مولانا نصر اللہ خاں صاحب عزیز سے کہا۔ کہ آپ نے یہ کیا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ جب کسی کے خلاف آپ اچھی طرح دل کھول کر پراپیگنڈا کر لیتے ہیں۔ تب آپ جوابی کارروائی سے بچنے کے لئے اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ یہ سیاسی عیاری قطعی نامناسب ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے۔ کہ مولانا مودودی خاموش تماشائی کی طرح خاموش کھڑے قوم کی مصیبتوں کا تماشا دیکھتے رہے۔ تاآنکہ انہیں مارشل لاء کا ڈنڈا نظر آیا۔ اور مجبوری کے عالم میں انہیں یہ کہنا پڑا۔ کہ ہمارا اس تحریک سے نہ پہلے کوئی واسطہ تھا۔ اور نہ اب کوئی تعلق ہے۔ حالانکہ تحریک کے شباب کے دنوں میں یعنی ۱۸ مارچ تک وہ تحریک سے وابستگی کا اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ تقسیم کار کے وقت جو ڈیوٹی ہمارے ذمہ لگائی گئی تھی۔ اسے باحسن طریق سرانجام دیا جا رہا ہے۔ وہ ڈیوٹی کیا تھی؟ کس نے کس دن جماعت اسلامی کے ذمہ وہ ڈیوٹی لگائی تھی؟ یہ بات دربطن شاعر ہے۔ اسے مودودی صاحب یا ان کے صالحین ہی جانتے ہوں گے۔

میں تو مولانا مودودی سے صرف یہ گذارش کروں گا۔ کہ پاکستان کی تمام اپنی جماعتوں کے متفقہ تسلیم شدہ صدر جناب مولانا ابوالحسنات سید محمد احمدؒ صاحب قادری آپ کے نزدیک قابل اعتماد ہیں یا نہیں؟ چلیئے، انہی کو اس بارہ میں حکم تسلیم کر لیجئے۔ اور انہیں اختیار دیجئے۔ کہ وہ بعد میں ہونے والی کارروائی کے متعلق فیصلہ کریں۔ کہ وہ باضابطہ تھی یا بے ضابطہ؟ میں تو ابھی اعلان کئے دیتا ہوں۔ کہ مجھے ان کا فیصلہ قبول ہو گا۔ مولانا مودودی فرمائیں۔ کہ اس بارہ میں وہ بھی انہیں حکم تسلیم کرتے ہیں؟

مودودی صاحب کو یہ شکوہ ہے۔ کہ ہم ان کی پرانی تحریریں پیش کر کے تنقید کرتے ہیں۔ میں مولانا کی خدمت میں ادب سے گذارش کروں گا۔ کہ آپ اگر تین سو سال پہلے کے بزرگانِ دین کی پرانی تحریریں پیش کر کے تنقید کا حق رکھتے ہیں۔ تو آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا۔ کہ ہم آپ کو اپنے بزرگانِ دین سے اتنا بلند درجہ دیں گے۔ کہ آپ کی پرانی تحریروں کو وحی الٰہی سمجھ لیا جائے۔ اور ان پر کوئی تنقید ہی نہ کی جائے۔ قرآن پاک کی یہ آیت تو آپ کی نظر سے ضرور گذری ہو گی۔ ترجمہ آیت:۔ ہلاکت ان لوگوں کے لئے ہے۔ جب وہ لوگوں سے سودا لیتے ہیں۔ تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

مولانا مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر یہ پراپیگنڈا کیا اور اب بھی جماعت اسلامی کے ذمہ دار اراکین یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ دستور جو تقریباً مکمل ہو گیا تھا۔ اگر اپنا لیا جاتا۔ تو مسئلہ ختم نبوت از خود حل ہو جاتا۔ دستوری سفارشات جن کی نسبت جماعت اسلامی اس وقت یہ کہہ رہی ہے۔ کہ سابقہ وزارت ان کی سفارشات کو منظور کر چکی تھی۔ اور دستور کتاب و سنت کے مطابق تقریباً مکمل ہو گیا تھا۔ یہ پراپیگنڈا جماعت اسلامی کی جانب سے بڑی شدومد سے آج بھی جاری ہے۔ حالانکہ ان سفارشات میں قادیانیوں کو نہ صرف یہ کہ اقلیت قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ انہیں مسلمانوں میں شمار کیا گیا تھا۔ ایسے دستور کو تقریباً اسلامی کہنا جماعت اسلامی ہی کا حصہ ہے۔

مجلس عمل کو گردن زدنی اور احرار کو قابل دار گردانے کے بعد مارچ ۱۹۵۵ء کے چراغ راہ میں جماعت اسلامی کے معزز ذمہ دار رکن نعیم صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔ "اب ہم اس قطعی نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ اسلامی دستور کا بننا اور اسی کی بنیادوں پر ایک اسلامی ریاست کا ٹھیک ٹھاک چلنا اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک کہ قادیانی مسئلہ کو حل نہ کر لیا جائے۔"

آنچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابیٔ بسیار

(روزنامہ ملت لاہور مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

احمدیہ جماعت کیلئے سردھڑ کی بازی لگانیکا وقت آگیا

" خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے۔ اب کسی ایک ملک یا دو ملکوں کا سوال نہیں . . . . اب کسی ایک مبلغ یا دو مبلغوں کا سوال نہیں۔ اب سردھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے۔ یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء)

تحریک جدید کی قربانیاں اسی مقصد کے لئے آپ کو بلا رہی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۲ تا ۲۴ جولائی لنڈن میں مجلس مشاورت منعقد فرمائی ہے تا بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کو وسیع سے وسیع تر کر دیا جائے اور یہ تو واضح بات ہے کہ وسعتِ تبلیغ احمدیہ جماعت کے ہر مرد اور ہر عورت پر ذمہ داری عاید کر رہی ہے اور اسے پابند کر رہی ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کیلئے اپنا تن من اور دھن قربان کر دے تا اللہ تعالیٰ کے حضور وہ سرخرو ہو جائے۔

تحریک جدید کے وہ جاں نثار جو انیس سال تک متواتر چندہ دیتے رہے اور ان کو السابقون الاولون کا مقام حاصل ہے۔ ان میں سے جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے وہ جلد سے جلد ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کروا لیں۔ اور ان کا یہ بقایا بھی بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہے۔ پس جہاں ہر مرد و عورت کو اپنا [illegible] [illegible] ادا کرنا ضروری ہے وہاں انیس سالہ حساب کے بقائے اور بھی زیادہ سے زیادہ اگست ۱۹۵۵ء کے پہلے عشرہ تک صاف کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

دورہ کا پروگرام

(۱) نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی برکت اللہ محمود صاحب شاہد کو ذیل کے پروگرام کے مطابق جماعتوں میں دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعت ان سے پوری طرح تعاون کریں۔

پروگرام (۱) ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک دن۔ حسن پور ۲ دن۔ علی پور ۲ دن۔ نہاڑی منڈی ۳ دن۔ چک 216/E.B، 503/E.B، 22، ۲ دن۔ دنیاپور ۲ دن۔ دودھراں ایک دن (ضلع ملتان)

(۲) خان پور ۲ دن۔ رحیم یار خان ۲ دن۔ چک جمبول ۲ دن۔ کوٹ فرزند علی ایک دن (بہاولپور)

(۳) بابڈی ۲ دن۔ نوابشاہ مع مضافات چار دن۔ مورا ۲ دن۔ کال ڈیرہ ۲ دن۔ محسن باڈہ ۲ دن۔ حیدر آباد سندھ ۲ دن۔ ٹنڈو اللہ یار ایک دن۔ بشیر آباد اسٹیٹ ۲ دن۔ ظفر آباد اسٹیٹ ایک دن۔ ڈگری ۳ دن۔ کوٹ احمدیاں ۳ دن۔ محمد آباد مع مضافات ۲ دن۔

یہ دورہ ۳/۸/۵۵ کو شروع ہوگا۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

پتہ مطلوب ہے

چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مطلع فرمائیں۔ نیز اگر چوہدری صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

ڈاکٹر چوہدری غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد
زمان کاٹیج ایبٹ آباد

نظارت تعلیم و تربیت کے اعلانات:-

(۱) میٹرک پاس سندھیوں کیلئے ویٹرنری وظائف

حکومت سندھ کو ہر سال ۶ ویٹرنری ڈاکٹر درکار ہوتے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ ۴½ سال۔ بمقام لاہور تنخواہ بطور ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ۱۲۰-۸-۱۶۰ — ۱۰-۲۰۰-۱۰-۳۰۰ — ابتدائی تنخواہ سردست ۱۶۰ روپے ماہوار۔ شرائط میٹرک سندھی۔ ۵ سال سرکاری ملازمت لازم۔ درخواستیں بنام Director of Animal Husbandry. مطلوب۔ کوائف وتفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ڈان ۱۶/۷/۵۵

(۲) داخلہ میڈیکل سکول کوئٹہ

فرسٹ ایئر ایل۔ایس۔ایم۔ایف کلاس میں داخلہ کے لئے لڑکے اور لڑکیاں مجوزہ فارم میں درخواستیں بنام

Director of Health Services and principal Aminud Din Medical School Quetta

[illegible] تک ارسال ہوں۔ انتخاب سلکشن بورڈ کرے گا۔

شرائط۔ سیکنڈ ڈویژن سائنس والا میٹرک۔ فارم درخواست و پراسپکٹس دفتر پرنسپل صاحب سے بذریعہ وی۔پی طلب کریں۔ (ڈان ۱۷/۷/۵۵)

(۳) محکمہ نہر میں ضلعدار درکار

دوران ٹریننگ الاؤنس ۶۰/- روپے ماہوار۔ بعد میں تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۲۰-۱۰-۳۰۰

شرائط۔ گریجوایٹ۔ زراعت والے کو ترجیح۔ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ۔ عمر ۲۰ تا ۲۵ یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو۔ متوطن پنجاب۔ بہاولپور یا مستقل رقبہ ڈیرہ غازیخان۔ فارم اور سلیبس و تفصیلات کے لئے ۔۔۔ کے ٹکٹ ڈاک درکار۔ درخواستیں ۱۵/۸/۵۵ تک بنام سیکرٹری پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور مطلوب (سول لاہور ۲۲/۷/۵۵)

(۴) اسسٹنٹ انجینئر درکار

تنخواہ ۲۵۰ - ۲۰ - ۴۵۰ - ۲۵ - ۶۰۰ - ۲۵ - ۷۵۰ ماہوار

شرائط۔ ڈگری یا ڈپلومہ انجینئرنگ۔ عمر ۱/۸/۵۵ کو ۲۰ تا ۲۵۔ پاکستانی پنجابی کو ترجیح۔ فارموں اور دیگر کوائف کے لئے ۸ آنے کے ٹکٹ ڈاک ارسال ہوں۔ درخواستیں بنام سیکرٹری پبلک سروس کمیشن پنجاب۔ سرحد لاہور ۱۶/۸/۵۵ تک درکار ہے۔ (سول لاہور ۱۵/۷/۵۵)

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھانجہ عزیز محمود بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ نیز میری اہلیہ بھی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ ان ہر دو کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے انہیں شفا بخشے۔ آمین (چوہدری محمد سعید کمپاؤنڈر ہیلتھ غلہ منڈی جہلم)

(۲) بندہ کے والد محترم سید غلام حسین شاہ صاحب راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید مقصود احمد بخاری ابن سید غلام حسین شاہ صاحب

(۳) میری ہمشیرہ امۃ القیوم کے پیٹ کا اپریشن مورخہ ۱۸/۷/۵۵ کو لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ خواجہ بختیار احمد وچھووالی لاہور

(۴) میرے چھوٹے بھائی عزیزم احمد علی نے اور سیر کلاس کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ فضل الٰہی انوری بی۔اے بی۔ٹی ہائی سکول تخت ہزارہ

(۵) خاکسار پھیپھڑوں کی کمزوری کے باعث بیمار ہے۔ بعض اوقات کھانسنے سے تھوک کے ساتھ خون آتا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (۲) حضرت مولوی عبدالغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم گھٹنے میں چوٹ لگنے سے صاحب فراش ہیں۔ موصوف کی عاجلہ و کاملہ صحت کیلئے دعا فرمائیں (۳) شیخ عبدالعزیز صاحب جہلمی کے ایک صاحبزادہ صاحب معدہ کی خرابی کے باعث بیمار ہیں اور سول ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہیں۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(میاں عبدالصادق احمدی مکان نمبر B II/828 ڈھوک نبہ جہلم)

(۶) میرے والد مکرم سید نذیر حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں تقریباً چار ماہ سے بوجہ بخار شدید بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (سید غلام احمد شاد)

دو سو سفارتی نمائندوں کا تقرر ناجائز قرار دے دیا گیا

پیرس ۲۵ر جولائی۔ فرانس کی عدالت عالیہ کے ایک فیصلہ کے مطابق فرانس کے قریباً دو سو سفارتی نمائندوں کا تقرر ناجائز ہے۔ یہ فیصلہ کہ فرانس کی غیر ملکی سروس کے باقاعدہ ارکان اور ایسے سفارتی نمائندوں کے ایک تنازع پر دیا گیا ہے جو پہلے دوسری سروسوں میں ملازم تھے۔ لیکن حکومت نے انہیں غیر ملکی سروس میں منتقل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد فرانس کی عارضی حکومت نے سفارتی مناصب کو پر کرنے کے لئے مختلف محکموں کے محنتی اور قابل افسروں کو فارن سروس میں تبدیل کر دیا تھا۔ ان کے نئے تقرر محکمہ خارجہ نے کئے تھے۔ مروجہ ضوابط کے مطابق یہ تقرر وزارت مال کی طرف سے ہونے چاہئیں تھے معلوم ہوا ہے کہ اب حکومت فرانس دو سو سفارتی نمائندوں کے تقرر کو جائز قرار دینے کے لئے کوئی قانون بنانے کی فکر میں ہے۔

۷۰ ڈاؤن کا انجن بارہ منٹ تک ڈرائیور کے بغیر چلتا رہا

لائلپور ۲۵ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ کل اڑھائی بجے بعد دوپہر شورکوٹ کے انجن شیڈ سے لاہور براستہ جڑانوالہ جانے والی مسافر گاڑی (۷۰۔ ڈاؤن) کا انجن ڈرائیور اور فائرمین کے بغیر ہی شورکوٹ لائن پر روانہ ہو گیا۔ اور قریباً چالیس میل کی رفتار سے آٹھ میل کی مسافت طے کر لی۔ لیکن شورکوٹ لائلپور لائن پر دوسرے سٹیشن چٹیانہ کے قریب خود بخود رک گیا۔ کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اس کی وجہ سے چناب ایکسپریس کی روانگی میں پندرہ منٹ کی تاخیر واقع ہو گئی۔

خیال ہے کہ اگر انجن اسی رفتار سے اس لائن پر مسافر گاڑی کے تعاقب میں چلا آتا تو لائلپور آنے والی مسافر گاڑی کو خوفناک حادثہ پیش آ سکتا تھا۔ کیونکہ اس گاڑی کی رفتار عموماً تیس میل فی گھنٹہ ہوتی ہے جو انجن کی رفتار سے دس میل فی گھنٹہ کم تھی۔ ریلوے حکام معاملہ کی تحقیقات کے لئے موقع پر روانہ ہو گئے۔

تحریک احیائے اخلاق کا وفد

ڈھاکہ ۲۵ر جولائی۔ تحریک احیائے اخلاق کے ۱۶ ارکان پر مشتمل ایک وفد کل یہاں پہنچا۔ اس وفد کی قیادت ڈاکٹر ولا۔ دی کرافٹ (ڈنمارک) کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر کرافٹ نے کل یہاں ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے۔ تحریک احیائے اخلاق کے مقاصد کی وضاحت کی اور کہا "یہ وفد دنیائے اہل کار نظر کو پر امن طور پر زندگی گزارنے کا ایک نیا طریقہ دریافت کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ تحریک احیائے اخلاق کا بھی مقصد ہے کہ دنیا کو ایک ایسا نظام زندگی عطا کرے جو پائیدار عالمی امن اور باہمی اخوت کے فروغ و ترقی کا باعث ہو گا

خدام الاحمدیہ کی کارکردگی

لائلپور ۲۵ر جولائی۔ کل خدام الاحمدیہ کے چودہ افراد کی ایک پارٹی نے اسلام آباد اور مائی دی جھگی میں بارش سے منہدم مکانات کی مرمت میں مکینوں کا ہاتھ بٹایا۔ انجمن نے متاثرہ آبادیوں کے غرباء سے اپیل کی ہے کہ ان کی خدمات سے استفادہ کریں۔ اور خدام الاحمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کو اطلاع دیں۔ (نوائے وقت ۲۷ر جولائی لائلپور)

مہاجرین کی ہر ممکن امداد کی جائے گی

میرپور خاص ۲۵ر جولائی۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے کہا ہے کہ میری حکومت مہاجرین کو آباد کرنے کا تہیہ کر چکی ہے اور اس وقت تک کسی مہاجر کو بے دخل نہیں کیا جائے گا جب تک اسے متبادل جگہ نہ دی جائے۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام میں مسٹر کھوڑو نے کہا۔ میری حکومت مہاجرین کو بسانے اور انہیں روزگار مہیا کرنے کی ذمہ داریوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ ان مہاجرین کو محض اس لئے اپنے گھروں سے نکالا گیا ہے کہ انہوں نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں مسلم لیگ کی حمایت کی تھی۔ ان کی قربانیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ مہاجرین کی تکالیف کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

تازہ پھل اور سبزیوں کے استعمال میں اضافہ

کراچی ۲۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی عوام نے اس سال گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں زیادہ تازہ پھل اور سبزیاں استعمال کیں۔ پھلوں اور سبزیوں کی کھپت میں اضافہ کی تین بنیادی وجوہ بیان کی گئی ہیں جو یہ ہیں (۱) گذشتہ تین سالوں سے ان اشیاء کی پیداوار کو بڑھایا گیا ہے (۲) ملک کے تمام حصوں میں گوشت کا قحط (۳) ان اشیاء کی کاشت میں ترقی یافتہ طریقوں کے استعمال سے پیداوار میں اضافہ۔

پنجاب میں فنی تربیت کی سہولتیں

لاہور ۲۵ر جولائی۔ فورڈ فاؤنڈیشن کے ٹریننگ ایکسپرٹ مسٹر ہارور چودہ روز تک پاکستان کے شمالی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کراچی روانہ ہو گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر ولیم دے کاظمی ماہرانہ لیبر ملز میں ایک تربیتی کورس شروع کر رہے ہیں۔ ایک اور تربیتی ادارہ عنقریب کیپٹن ڈکر کی نگرانی میں کام شروع کرے گا۔

امریکہ نے کمیونسٹ چین کے ساتھ بات چیت کرنے کا فیصلہ کر لیا

واشنگٹن ۲۵ر جولائی۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگرس کے لیڈروں کو سربراہوں کی کانفرنس کی رپورٹ پیش کی۔ بعد میں امریکی سینٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کے صدر سینیٹر والٹر جارج نے بتایا۔ کہ وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اس امر کی جانب اشارہ کیا ہے۔ کہ مشرق بعید سے متعلق امور پر امریکہ اور کمیونسٹ چین بات چیت کریں گے۔ سینیٹر والٹر جارج نے امریکی حکومت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ کہ آبنائے فارموسا میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ وہ انتہائی خطرناک ہے۔ اور کسی وقت بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ سینیٹر جارج نے تجویز پیش کی۔ کہ امریکہ اور کمیونسٹ چین کی بات چیت امریکی کانگرس کے اجلاس کے بعد ہونی چاہیئے۔ سینیٹر جارج نے جینوا کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جینوا میں سربراہوں کی بات چیت امن کی از سر نو تلاش میں پہلے تاریخی قدم کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ اب پہل حکومت امریکہ کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔ اور بات چیت کے بعد امریکہ کی پوزیشن پہلے سے بھی زیادہ بہتر ہو گئی ہے۔

۱۹ ری پبلیکن سینیٹروں نے ایک مشترکہ بیان میں فوجی معلومات کے تبادلہ کی بات چیت کے لئے صدر آئزن ہاور کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر روس نے صدر کی تجویز منظور کر لی۔ تو وہ کانگرس سے ضروری قانون منظور کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

کمیونسٹ چین کی خبر رساں ایجنسی نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ یکم اگست کو جینوا میں امریکہ اور کمیونسٹ چین میں سفارتی سطح پر گفت و شنید ہو گی۔ جن میں ایک دوسرے ملک کے شہریوں کے تبادلہ اور دوسرے امور پر بات چیت کی جائے گی۔

سنگاپور اسمبلی نے مکمل خود مختاری کا مطالبہ کر دیا

سنگاپور ۲۶ر جولائی۔ سنگاپور کی مجلس قانون ساز نے وزیر اعظم کی یہ قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس میں سنگاپور کو فوری طور پر حکومت خود مختاری دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ صرف یورپی نامزد ممبر نے اس کی مخالفت کی۔ تین ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے وقت آ گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ سنگاپور کی حکومت یہاں کے عوام کے حوالے کر دے۔ سنگاپور کے عوام نوآبادیاتی نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ایسا نیا آئین مرتب کیا جائے۔ جس میں سنگاپور کو مکمل خود مختاری دی جائے۔ تیسرے پہر قانون ساز اسمبلی کا پھر اجلاس ہوا تاکہ قرارداد پر برطانوی گورنر کے رد عمل پر غور کیا جائے۔ کیونکہ گورنر نے اس وقت تک۔ ایوان کو اپنے رد عمل سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے اسمبلی کا اجلاس ہنگامہ ہی میں

(بقیہ صفحہ ۴)

مرکزی ادارے کے نمونہ پر چلنے کی تاکید کی۔ اسی طرح امتحانات کے ایک اور سپرنٹنڈنٹ نے اپنے دوستوں کو لکھا۔ کہ یہاں نگرانی کا کام کرنے میں مجھے قطعاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بچوں کی تربیت ہی ایسے رنگ میں کی گئی ہے۔ کہ وہ ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ ..... خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بہت سرٹیفکیٹ ہیں۔ جو ہماری اجتماعی جدوجہد کے مرہون ہیں۔ لیکن ہم جو اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو جانتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم سب کو بالخصوص نوجوان طالب علموں کو صحیح معنوں میں اس نیک نامی کا اہل بنائے۔ (اللہم آمین)

گی آنا کے گورنر کا استعفیٰ

لنگٹن سر (جمیکا) برطانوی وزیر برائے امور دولت مشترکہ مسٹر پیٹرک گورڈن واکر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ برطانوی گی آنا کے گورنر سر الفریڈ سیوج کا استعفا ذمہ دار حلقوں میں تشویش کا باعث ہو گا۔ مسٹر واکر نے کہا۔ کہ سر الفریڈ کے استعفیٰ سے ان افواہوں کی توثیق ہو گئی ہے۔ کہ برطانوی گی آنا کے بعض داخلی عناصر الفریڈ سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سر الفریڈ نے خرابی صحت کی بناء پر استعفیٰ دیا ہے۔ سر دست برطانوی گی آنا میں میڈ راس کے گورنر سر اینٹسن کو گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

جاکرتہ ۲۶ر جولائی۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم مسٹر علی ساسترو میجو کی مخالف پارٹیوں نے نائب صدر ڈاکٹر حتہ سے کہا ہے کہ وہ خود نئی کابینہ بنائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حتہ نے اس سلسلہ میں مختلف پارٹیوں سے بات چیت شروع کر دی ہے۔

ختم ہوا۔ گورنر نے ایوان کے سپیکر کو مطلع کر دیا تھا۔ کہ قرارداد کے مضمرات پر غور کرنے کے لئے انہیں وقت درکار ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ گورنر نے سنگاپور اسمبلی کے فیصلہ سے برطانوی حکومت کو آگاہ کر دیا ہے۔ برطانوی کمشنر جنرل مسٹر میکڈانلڈ کل لندن سے سنگاپور پہنچ گئے۔ وہ سیاسی معاملات کے بارے میں گورنر اور وزیر اعظم سے بات چیت کریں گے۔

محکمہ بندوبست اراضی کو ختم کر دیا جائے گا

لائلپور ۲۶ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے یکم اگست سال رواں سے محکمہ بندوبست اراضی کے موجودہ عملہ کی پچاس فی صد تخفیف اور بعد ازاں یکم مارچ ۱۹۵۶ء کو اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ صوبائی خزانہ میں بچت بیان کی جاتی ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق حکومت کے خیال میں زرعی اور غیر زرعی اراضی پر آبادکاری کا کام اب اس قدر نہیں رہا۔ اسے تقسیم ملک کے فوراً بعد قائم کیا گیا تھا۔ اور کچھ عرصہ بعد غیر ضروری سمجھ کر خاتمہ کی تجاویز پر غور کیا جاتا رہا۔ گذشتہ چند برس سے اس محکمہ کے خاتمہ کے بارے میں ہر مالی سال کے آغاز سے قبل یہ اطلاع عملہ اور افسران بندوبست کو دی جاتی رہی کہ ان کے کام کی آئندہ ضرورت نہیں رہے گی۔ تاہم اس پر عمل نہ کیا گیا۔

لنڈن میں مسلم مشنری کانفرنس

روزنامہ تسنیم - سول اور بعض دیگر اخبارات میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۲ جولائی - دنیا میں اشاعت اسلام کے ذرائع پر غور و خوض کرنے کے لئے امریکہ و یورپ کے مسلم مشن کی ایک کانفرنس آج لنڈن میں شروع ہو رہی ہے۔ لنڈن مسجد کے ایک نمائندہ نے کل رات بتایا کہ کانفرنس تبلیغی کاموں میں ترقی کا جائزہ لے گی اور ان نئے منصوبوں کی تشکیل کرے گی جو مغرب (۴) میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بروئے عمل لائے جا سکتے ہیں۔ مندوبین میں امریکہ۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور مغربی افریقہ کے علاوہ بین الاقوامی عدالت کے جج مسٹر محمد ظفر اللہ خاں کو خصوصی دعوت دی گئی ہے۔ تحریک احمدیہ کے سربراہ مرزا محمود احمد کے کانفرنس کو خطاب کرنے کی توقع ہے۔ کانفرنس تین روز تک جاری رہے گی۔

(تسنیم ۲۴ جولائی ۱۹۵۵ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے محترم چودھری مقبول احمد صاحب کو بڑی مدت کے بعد نرینہ بچہ دیا ہے جو مکرمی چودھری فتح محمد صاحب سیال کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر دے اور نیک و متقی بنائے۔ اور ماں باپ اور جماعت کیلئے قرۃ العین بنائے آمین

حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ

ضرورت ہے!

مجھے اپنے بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دلانے کے لئے ایک احمدی معلم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ رہائش اور خوراک کا بندوبست خاکسار کے ذمہ ہوگا۔ کوئی بھی موزوں معمر دوست اس کے لئے درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ترجیح دی جائے گی

تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں:-

کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمن - رحمن ڈسپنسری اینڈ ایکسرے کلینک منٹگمری

جماعت اسلامی کے شعبۂ خدمت خلق کی حقیقت

(منقول از روزنامہ نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۵۵ء)

جماعت اسلامی نے شعبۂ خدمت خلق کے نام سے ایک ڈیپارٹمنٹ کھول رکھا ہے۔ یہ شعبہ گشتی شفاخانوں کا انتظام کرتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ لاکھوں مریضوں کو ان گشتی شفاخانوں سے بلا معاوضہ دوا ملتی ہے۔ اور ان کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ کی سالانہ رپورٹ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اور اس میں یکم جون ۱۹۵۴ء سے ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء تک کا حساب کتاب درج ہے۔ اس ایک برس میں شعبہ خدمت خلق کی آمدنی کوئی چالیس ہزار روپے کے لگ بھگ دکھائی گئی ہے۔ ۱۶۴۳۵ روپے تو "اعانت نقد و پرچی فنڈ" کی مد میں دکھائے گئے ہیں۔ ۲۲۵۶۳ روپے قربانی کی کھالوں سے حاصل ہوئے۔ اور ۱۱۲۶/۲ روپے کی آمدنی بوتلوں وغیرہ کی قیمت سے حاصل ہوئی۔

یہ تو آمدنی کا حساب ہوا۔ اب ذرا خرچ کی تفصیل بھی سنیئے۔

ادویات ۹-۶-۷۵۳۶ گویا چالیس ہزار آمدنی سے ادویات پر کل ساڑھے سات ہزار روپے خرچ ہوئے۔ یعنی ۲۵ فی صدی سے بھی کم۔

دوسری طرف "معاوضہ جات" کے بہانے "خدام خلق" نے جو رقم وصول کی۔ وہ ہے ۹-۲-۱۱۸۴ روپے یعنی دوائیوں کی مجموعی قیمت سے پونے چار ہزار روپیہ۔ موٹر گاڑیاں اور ان کے پٹرول پر معلوم ہے کتنی رقم خرچ کی گئی۔ ۲-۲-۸۵۳۵ روپے یعنی ادویات کی مجموعی قیمت سے ایک ہزار روپیہ زائد۔ شاید پٹرول بھی کسی مرض کے علاج میں کام آتا ہو۔ مگر خرچ کی سب سے دلچسپ مد نشر و اشاعت ہے۔ اس پر ۱۹۲۶/۲/۳ روپے صرف کئے گئے۔ صالحین نے اگر کسی غریب بیمار کو ایک آنہ کی دوائی مفت دی۔ تو کم از کم ایک پیسہ اپنی اس نیکی اور "خدمت خلق" کے اشتہار پر صرف کیا۔

یہ خدمت خلق کا خالص صالحانہ اسلوب ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کی اس طرح مدد کرو۔ کہ کسی کو کانوں کان تمہاری اس نیکی کا پتہ نہ چلے۔

اب لگے ہاتھوں ہم آپ کو یہ بھی بتا دیں۔ کہ سال بھر میں ان شفاخانوں سے کتنے مریض فیضیاب یا شفایاب ہوئے۔ رپورٹ میں ان کی تعداد ۲ لاکھ ۹۱ ہزار سات سو چوالیس بتائی گئی ہے۔ یعنی سال بھر میں ادویات ۹-۶-۷۵۳۶ روپے کی اور سال بھر میں مریضوں کی تعداد ۲۹۱۷۴۴ اس حساب سے ایک مریض کو سارے سال میں کم و بیش پونے پانچ پائی کی دوائی مفت ملی۔ اگر بوتلوں کی فروخت سے ۱۱۲۶ روپے کے نقع کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو بوتلوں کی اصل قیمت چودہ پندرہ ہزار سے کم کیا ہوگی۔ گویا مریض کو ایک آنہ میں تو بوتل فروخت کی گئی۔ اور پونے پانچ پائی کی دوائی مفت دی گئی۔

. . . .

. . . .

خدا جانے یہ کونسی اکسیر تھی۔ جس کی پونے پانچ پائی کی خوراک میں ہی مرض دور ہو جاتا ہے۔ یا پھر وہ بیماری ہی کوئی نئی بیماری ہوگی۔ جس کے مریض ان شفاخانوں میں آئے ہوں گے۔ ورنہ پونے پانچ پائی میں تو آج کل معمولی درد سر کا علاج بھی ممکن نہیں۔ اگر کوئی اکسیر صالحین کے ہاتھ لگ گئی ہے۔ تو پھر بخل سے کام نہ لیں۔ اس کا نسخہ شائع کر دیں۔ اس کی اشاعت سے دنیائے طب میں انقلاب آ جائے گا۔ اور اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ ورنہ ایک عام آدمی خواہ مخواہ اس بدگمانی میں مبتلا ہو جائے گا۔ کہ یہ "خدمت خلق" اور "گشتی شفاخانہ" محض ایک ڈھونگ ہے۔ اصل مقصد قربانی کی کھالوں کے ذریعہ روپیہ بٹورنا اور سیدھے سادے مسلمانوں کی کھال اتارنا ہے اور بس۔

اس شبہ کو مزید تقویت اس سے پہنچتی ہے۔ کہ اس رپورٹ کی اشاعت عید قربان سے چند روز قبل مناسب سمجھی گئی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۵ء)

کراچی ۲۶ جولائی۔ محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان نے بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت کے بیان کے خلاف جو احتجاجی مراسلہ بھیجا تھا۔ حکومت ہند نے ابھی تک اس کا جواب نہیں دیا۔ صرف وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو پنڈت نہرو کا ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔

ترجمان نے بتایا۔ کہ اگست میں پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی جو بات چیت* ہونے والی ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی